سید الساجدین علیہ السلام کا حکیمانہ ارشاد

اخوت اسلامی کا مکمل درس

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ

انسان جس کا پایہ موجودات عالم سے برتر ہے، اس کی عظمت واقتدار کا راز وہ اخلاق حسنہ ہیں جن سے مبدء فیاض نے اس کو آراستہ کیا۔ وہ حضرات جو دنیا کو نجات کا راستہ دکھانے کے لئے آئے، اپنے دور میں ان سے بہتر صفات حسنہ کا جامع کوئی انسان نہ تھا۔ اُن کا تمدن، معاشرت معمولی انسان سے بالکل مغائر تھا۔ کسی درسگاہ میں انھوں نے تعلیم نہیں پائی، نہ کسی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ وہ اپنی شخصیت کے پہلے انسان تھے جو عالم وجود میں آئے۔ امام زین العابدین حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اس سلسلۂ عصمت کی ایک شہرہ آفاق فرد ہیں جن کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے۔ ان کی برکت آفریں سیرت دیکھنے سے صبر وتحمل کی جیتی جاگتی تصویریں نظر آتی ہیں۔ جن مواقع پر قوائے غضبیہ کے بادل گرجتے ہیں، وہاں ان کی زبان دشنام سے کبھی آشنا نہیں ہوئی۔ خواہشوں کی تند وتیز آندھیاں جب خیالات میں طوفان برپا کردیتی ہیں، اس وقت ان کے دل میں یادِ خدا کے سوا کوئی مکین نہیں ملتا۔

آپ کے تعلیمات اس قدر گرانقدر ہیں کہ ان کے مقابلے میں ساتوں آسمان زمین وزن نہیں رکھتے۔ علی بن مسلم بن شہاب زہری ایک مرتبہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ چہرہ پرغم وغصہ کے آثار تھے۔ قیافہ شناس امامؑ نے پوچھا کہ رنجیدہ کیوں ہو؟ عرض کیا: ''حاسدوں نے ستا رکھا ہے۔ جن پر احسان کئے تھے، وہ برسرِ پیکار ہیں۔'' تاجدار عالم نے دشمن کے ساتھ لب ولہجہ نرم رکھنے کی فرمائش کی۔ زہری نے عرض کیا کہ یہی تو میرا طرز عمل ہے (دشمن پھر بھی ضرر رسانی سے باز نہیں آتے)

آخر میں زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا:

یَا زُھْرِیُّ اِنَّمَا عَلَیْکَ اَنْ تَجْعَلَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْکَ بِمَنْزِلَۃِ اَھْلِبَیْتِکَ فَتَجْعَلَ کَبِیْرَھُمْ مِنْکَ بِمَنْزِلَۃِ وَالِدِکَ وَتَجْعَلَ صَغِیْرَھُمْ مِنْکَ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِکَ وَتَجْعَلَ تِرْبَکَ مِنْھُمْ بِمَنْزِلَۃِ اَخِیْکَ فَاَیُّ ھٰؤُلَاءِ یُحِبُّ اَنْ یَظْلِمَ وَاَیُّ ھٰؤُلَاءِ یُحِبُّ اَنْ یَھْتِکَ سِتْرَہٗ۔

(زہری، تمہارا فرض ہے کہ سچے مسلمانوں کو اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو۔ بزرگوں کو باپ کی جگہ، خوردوں کو بیٹے کی طرح، ہم سنوں کو مثل بھائی کے سمجھو، پھر دیکھو کہ وہ تم پر کیونکر ظلم وستم کرتے ہیں اور انھیں اپنے راز فاش کرنے کی کیسے جرأت ہوتی ہے۔)

اگر مسلمان ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو دنیا کی کایا پلٹ جائے۔ ہر طرف امن وامان وخوشحالی پیدا ہو، ہر ایک اطمینانی زندگی بسر کرنے لگے۔ آج مسلمانوں کی تباہ حالی کا سب سے بڑا سبب خانہ جنگی ہے۔ اگر اخوت کے رشتے باہم قائم ہوجائیں تو بدامنی کا قلع قمع ہوجائے اور مسلمان شاہراہ

ترقی پر گامزن ہوں، مگر خدا برا کرے تعصب کا جس نے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا کے قرآنی سبق کو طاق نسیاں پر پہنچا دیا، اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کو ایسا نظر انداز کیا کہ مسلمان مسلمان کے ہاتھ سے تہہ تیغ ہونا شروع ہوگئے اور کان پر جوں نہیں رینگی۔ مسلمانو! خواب خرگوش سے چونکو۔ تم نے اپنی جڑ کاٹنے میں انتہائی تغافل سے کام لیا۔ آج بھی قرآن تمہارے لئے فتنہ پروری کو سم قاتل کہہ رہا ہے۔ امام زین العابدینؑ مرقومہ بالا نصیحت آگین ارشاد کے تتمہ میں فرماتے ہیں:

(غافل) دیکھ تو اگر وہ (جس سے عداوت پر کمر باندھی ہے) تجھ سے سن و سال میں بڑا ہے تو یہ سمجھ کر (جذبۂ انتقام کو دبا دے) کہ یہ مجھ سے ایمان میں سابق ہے اور اس کی نیکیاں میرے دنیا میں آنے سے پہلے شروع ہوگئی ہیں لہٰذا وہ مجھ سے بہتر ہے اور اگر وہ تجھ سے کمسن ہے تو یہ سمجھ کہ میں گناہوں میں اس پر سابق ہوں اس لئے وہ مجھ سے بہتر ہے اب رہی تیسری صورت اگر وہ تیرا ہم سن ہے تو (اس کو افضل سمجھنے کی دلیل یہ ہے) تجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے اور اس کے گناہ میں شک ہے۔ اگر قوم کی یہ ذہنیت ہو جائے تو ممکن بھی ہے کہ پھوٹ باقی رہے۔ کیا آپ اپنے تئیں اثناء عشری سمجھتے ہیں؟ کیا امام کے محیر العقول کارنامے آپ کو یاد ہیں؟ کیا دنیا کا کوئی فلاسفر اس مشورہ کے خلاف آواز بلند کرسکتا ہے؟ اگر ہم ان کے پیرو ہیں تو امامؑ کے حکیمانہ ارشاد کے آگے جبین نیاز خم کرنا چاہئے۔ مسلمانوں! ہمدردی کا یہ اعلیٰ جذبہ جس دل و دماغ میں ہو اُن کا امام برحق ہوسکتا ہے اور جس کی زبان میں یہ اثر ہو اُسی کے ملفوظات ''زبور اہلبیت'' کہے جاسکتے ہیں۔ صحیفۂ سجادیہ کا یہ نام کسی شیعہ نے خوش عقیدگی سے نہیں رکھا بلکہ اہلسنت کے علامہ شیخ سلیمان قندوزی نقشبندی بلخی نے پراثر دعاؤں کو جمع کرتے ہوئے یہ عنوان قائم کیا ہے: اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ اِیْرَادِ بَعْضِ الْاَدْعِیَةِ وَالْمُنَاجَاةِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِی الصَّحِیْفَةِ الْکَامِلَةِ لِلْاِمَامِ الْهُمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَهِیَ زَبُوْرُ اَهْلِ الْبَیْتِ الطَّیِّبِیْنَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

(ینابیع المودة، ص ۴۱۵ مطبوعہ بمبئی)

(باب ۹۸ میں چند وہ دعائیں اور مناجاتیں درج کی جاتی ہیں جو صحیفہ کاملہ امام زین العابدین میں موجود ہیں اور وہ صحیفہ زبور اہلبیتؑ طاہرین ہے۔) ❁❁❁